

## 11515-وٹہ سٹہ کی شادی حرام ہے۔

سوال

دو آدمیوں نے آپس میں اتفاق کر لیا کہ دونوں ایک دوسرے کو اپنی بہن سے بیاہ دینگے، اس نکاح کا کیا حکم ہے؟

پسندیدہ جواب

نکاح کی اس قسم کو عربی میں "شغار" کہا جاتا ہے [اردو میں وٹہ سٹہ] جو کہ حرام ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔

"نکاح شغار" [وٹہ سٹہ] یہ ہے کہ: کوئی آدمی [فرض کریں اسکا نام: عمران ہے، متزوج] اپنی بیٹی، بہن یا جس کسی لڑکی کا وہ ولی بن سختا ہے، اسکی شادی اس شرط پر کسی [فرض کریں اسکا نام: خالد ہے، متزوج] سے کرے کہ وہ اس [عمران] کے ساتھ اپنی کسی عزیزہ کی شادی کرے، یا اس [عمران] کے بیٹی یا بھتیجی کی شادی اپنی بیٹی یا بھتیجی، یا بھانجی وغیرہ سے کرے، اس انداز سے یہ عقد فاسد ہے، چاہے حق مر کا اس میں ذکر کیا جائے یا نہ کیا جائے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع بھی کیا ہے، اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

(وَنَا آتَيْنَاكُمُ الرَّسُولُ تَحْوِيلَهُ وَنَاهَنَاكُمْ عَنْهُ فَاذْتَهَا)

ترجمہ: اور جو چیز تمہیں رسول دے دے، تو اسے لے لو، اور جس چیز سے روک دے، اس سے رُک جاؤ۔ الحشر/7

اور بخاری و مسلم میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار [وٹہ سٹہ] سے منع فرمایا ہے۔

اور صحیح مسلم (1416) میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار [وٹہ سٹہ] سے منع فرمایا ہے، ابن نمير کی روایت کے مطابق یہ الفاظ زائد ہیں کہ: "شغار" کیلئے آدمی کسی دوسرے شخص سے کہتا ہے کہ: تم مجھ سے اپنی بیٹی کی شادی کر دو، میں تمہارے ساتھ اپنی بیٹی کی شادی کر دیتا ہوں، یا تم میری شادی اپنی بہن سے کر دو، میں تمہاری شادی اپنی بہن سے کر دوں گا۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے کہ: (اسلام میں شغار [وٹہ سٹہ] کا کوئی تصور نہیں ہے) مسلم: (1415)

چنانچہ مذکورہ بالا صحیح احادیث وٹہ سٹہ کی شادی کے حرام، فاسد اور شریعت الہی کے منافی ہونے پر دلالت کرتی ہیں، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدد بینے یا نہ دینے سے حکم میں فرق نہیں فرمایا، جبکہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ذکر شدہ شغار کی تفسیر: "ایک آدمی دوسرے آدمی کیساتھ اپنی بیٹی کی شادی اس شرط پر کر دے کہ وہ اپنی بیٹی کی شادی اس سے کر دیگا، اور دونوں کیلئے حق مر نہیں ہوگا" کے بارے میں یہ ہے کہ اہل علم نے اس تفصیل کو ابن عمر کے شاگرد ناف [راوی حدیث] کی اپنی بات قرار دیا ہے، چنانچہ یہ تفصیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان نہیں کی، جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کردہ تفصیل ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ گزشتہ حدیث میں موجود ہے کہ: "آدمی کسی دوسرے شخص سے کہتا ہے کہ: تم مجھ سے اپنی بیٹی کی شادی کر دو، میں تمہارے ساتھ اپنی بیٹی کی شادی کر دیتا ہوں، یا تم میری شادی اپنی بہن سے کر دو، میں تمہاری شادی اپنی بہن سے کر دوں گا" آپ نے بیان یہ نہیں فرمایا کہ: (اور دونوں کیلئے حق مر نہ ہو)، چنانچہ اس وضاحت سے معلوم ہوا کہ حق مر مقرر کرنے یا نہ کرنے سے وٹہ سٹہ کے حکم میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

بلکہ نکاح کی قسم منع ہونے کی اصل وجہ [رشتوں کے] تبادلے کی شرط ہے، اور ایسی صورت میں بہت زیادہ نقصان ہوتا ہے؛ کیونکہ اس صورت میں خواتین کو ایسے مردوں سے شادی کرنے پر مجرم کیا جاستا ہے جن کو وہ پسند نہیں کرتیں؛ اور اس طرح وہ کے مفادات کو عورتوں کے مفادات پر ترجیح دی جاتی ہے، جو کہ غلط ہے اور خواتین کیسا تھا ظلم ہے؟ ایسے ہی وہ سڑھ کی شادی میں خواتین کو اپنے خاندان کی دیگر خواتین کی طرح حق مہربھی نہیں ملتا، جیسے کہ اس قسم کے غلط انداز نکاح اپنانے والے لوگوں کی عام طور پر عادت ہے [کہ حق مہربھت کم دیتے ہیں]، الاما شاء اللہ، کوئی ہو جو ایسا نہ کرتا ہو، ایسے ہی اس قسم کی شادیوں میں عام طور پر لڑائی جھکڑے ہی رہتے ہیں، اور یہ نتائج شریعت کی مخالفت کرنے کی وجہ سے دنیاوی سزا کے طور پر نمودار ہوتے ہیں۔

احمد (16414) نے اور ابو داود (2075) نے صحیح سند کے ساتھ عبد الرحمن بن ہرمز سے روایت کی ہے کہ عباس بن عبد اللہ بن عباس رحمہ اللہ نے عبد الرحمن بن حکم سے اپنی بیٹی کی شادی کی، اور عبد الرحمن نے عباس کیسا تھا اپنی بیٹی کی شادی کرو دی، اور دونوں نے حق مہربھی مقرر کیا، تو علیفہ معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے مروان کو لکھ بھیجا، اور حکم دیا کہ ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی جائے، انہوں نے اپنے مراحل میں لکھا تھا کہ: "یہ وہی شغار [وہہ سڑھ] ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے"

امیر المؤمنین معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں رونما ہونے والا یہ واقعہ ہمارے لئے گزشتہ احادیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے منع کردہ وہ سڑھ کا معنی متعین کر رہا ہے، اور یہ بھی واضح کر رہا ہے کہ حق مہربھی کرنے سے نکاح درست نہیں ہوگا، اور وہ سڑھ ہی رہے گا؛ کیونکہ عباس بن عبد اللہ بن عباس، اور عبد الرحمن بن حکم دونوں نے حق مہربھی تھا، لیکن معاویہ رضی اللہ عنہ حق مہربھی کرنے کی جانب توجہ ہی نہیں دی، اور ان میں علیحدگی کروانے کا حکم دے دیا، اور کہہ دیا کہ: "یہ وہی شغار [وہہ سڑھ] ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے"

اور یہ بات مسلم ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ عربی زبان، اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے معانی و مفہوم کو نافع کی بہ نسبت اچھی طرح جانتے تھے، اللہ تعالیٰ سب سے راضی ہو۔

جو لوگ وہ سڑھ کی شادی میں بٹلا ہو چکے ہیں اور دونوں کی آپس میں محبت بھی ہے تو انکے لئے علاج کیا ہے؟

علاج یہ ہے کہ ولی کی موجودگی میں نئے حق مہربھی کیسا تھا تجدید نکاح کریں؛ اس سے وہ بری الدزمہ ہو جائیں گے، اور خاتون صحیح انداز سے بیوی بھی بن جائے گی، ساتھ میں گزشتہ گناہ پر اللہ تعالیٰ سے توبہ بھی کریں، اور اگر وہ سڑھ کی شادی کے بعد اولاد ہو چکی ہے تو انکی نسبت والد بھی کی طرف ہو گی، کیونکہ وہ پہلے وہ سڑھ کی شادی کو درست سمجھتے تھے۔

اور اگر میاں بیوی میں محبت نہیں ہے، تو خاوند پر لازمی ہے کہ وہ لڑکی کو ایک طلاق دے دے، جس سے ان میں علیحدگی ہو جائے گی، اور لڑکی کو وعدت پوری کرنے کے بعد کسی دوسرا سے شادی کی اجازت ہے، اور اگر خاوند دوبارہ اسی سے شادی کرنا چاہے تو نئے نکاح کیسا تھا شادی کر سکتا ہے، بشرطیکہ طلاق یافتہ یہ خاتون شادی پر آمادہ ہو، اور اس مرد کیلئے دو طلاقوں کا حق باقی رہے گا، یہ مرد اس عورت سے اسکی عدت کے دوران بھی شادی کر سکتا ہے "انتہی"۔